گزشتہ اسباق میں ہم نے وفاقی حکومت کی پارلیمنٹ اور مجلسِ عاملہ کی نوعیت کو سمجھا ہے۔ ہم نے بھارت کے نظامِ عدل کا بھی تعارف حاصل کرلیا۔ اس سبق میں ہم ریاستوں اور ریاستی حکومت کے بارے میں معلومات حاصل کریں گے۔

وفاقی نظامِ حکومت میں حکومتی ادارہ دو سطحوں پر کارکرد ہوتا ہے؛ قومی سطح پر وفاقی حکومت اور علاقائی سطح پر ریاستی حکومت کام کرتی ہے۔ بھارت میں ۲۸/ ریاستیں ہیں جن کا کام کاج اس ریاست کی حکومت سنبھالتی ہے۔

پس منظر : بھارت جغرافیائی اعتبار سے ایک بڑا ملک ہے اور یہ ایک کثیر آبادی والا ملک ہے۔ بھارت میں زبان، مذہب، رسم و رواج اور علاقوں کے لحاظ سے رنگا رنگی پائی جاتی ہے۔ اس لحاظ سے ایک ہی مرکزی مقام سے حکومتی کام کاج چلانا سہولت بخش نہیں ہوسکتا۔ اسی بات کے پیشِ نظر آئین نے ہمارے ملک کے لیے وفاقی طرزِ حکومت اختیار کیا۔ وفاقی ریاستوں کی تشکیل لسانی بنیادوں پر کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ اسی کے مطابق لسانی بنیادوں پر ریاستوں کی تشکیل کی گئی۔

بھارت کی تمام وفاقی ریاستوں کے طرزِ حکومت کی نوعیت ایک جیسی ہے۔ جموں اور کشمیر کو استثنیٰ حاصل ہے۔ آیئے، ہم مہاراشٹر کے حوالے سے وفاقی ریاستوں میں حکومتی اداروں کی نوعیت کو سمجھنے کی کوشش کریں۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

بھارت میں اگرچہ ۲۸/ وفاقی ریاستیں ہیں لیکن وِدھان سبھا کی تعداد ۳۱ ہے کیونکہ دہلی، پدوچیری اور جموّں اور کشمیر جیسی مرکز کے زیرِ انتظام ریاستوں میں ودھان سبھا موجود ہے۔

ریاستی حکومت کی قانون ساز مجلس : مرکزی سطح پر پارلیمنٹ کی طرز پر ریاستی حکومتوں کی سطح پر ہر ریاست میں قانون ساز مجلس موجود ہے۔ صرف سات ریاستیں ایسی ہیں جہاں قانون ساز مجلس دو ایوانی ہے۔ ان میں مہاراشٹر کا شمار ہوتا ہے۔ قانون ساز مجلس کے ارکان کو رکن اسمبلی کہا جاتا ہے۔

مہاراشٹر کی قانون ساز مجلس : مہاراشٹر میں دو ایوان ودھان سبھا اور ودھان پریشد ہیں۔

ودھان بھون، ممبئی

ودھان سبھا : ودھان سبھا مہاراشٹر کی قانون ساز مجلس کا پہلا ایوان ہے جس کے ارکان کی تعداد ۲۸۸ ہے۔ اینگلو انڈین سماج کی خاطر خواہ نمائندگی نہ ہونے پر گورنر اس سماج کے ایک نمائندے کو ودھان سبھا کے لیے نامزد کرتا ہے۔ درج فہرست ذاتوں اور جماعتوں (قبائل) کے لیے کچھ نشستیں محفوظ رکھی جاتی ہیں۔ انتخابات کے لیے پورے مہاراشٹر کو انتخابی حلقوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ ہر حلقۂ انتخاب سے ایک نمائندہ منتخب کیا جاتا ہے۔

ودھان سبھا کی مدتِ کار پانچ سال ہوتی ہے۔ استثنائی حالات میں ودھان سبھا کے انتخابات مدت سے قبل بھی ہوسکتے ہیں۔

مہاراشٹر میں مقیم ۲۵/ سال عمر کا کوئی بھی بھارتی شہری ودھان سبھا کے لیے انتخاب میں بحیثیت اُمیدوار کھڑا ہوسکتا ہے۔

وِدھان سبھا کا صدر (اسپیکر) : وِدھان سبھا کا کام کاج صدر (اسپیکر) کی رہنمائی میں چلتا ہے۔ انتخابات کے بعد وجود میں آنے والی ودھان سبھا کے ارکان اپنے ہی درمیان سے کسی ایک رکن کو صدر اور دوسرے کو نائب صدر کی حیثیت سے منتخب کرتے ہیں۔ ودھان سبھا کا کام کاج باقاعدگی اور نظم و ضبط کے ساتھ چلانے کے لیے 'پروگرام کا خاکہ' تیار کرنے سے لے کر غیر پارلیمانی رویہ اختیار کرنے والے ارکان کو برخاست کرنے تک کے سارے کام صدر کو کرنا پڑتے ہیں۔ صدر کی غیر موجودگی میں یہ ذمے داریاں نائب صدر ادا کرتا ہے۔

ایک سال میں مہاراشٹر کی قانون ساز مجلس کے کم از کم تین اجلاس منعقد ہوتے ہیں؛ بجٹ اجلاس اور مانسون اجلاس ممبئی میں اور سرمائی اجلاس ناگپور میں۔

مہاراشٹر کی وِدھان پریشد : ودھان پریشد قانون ساز مجلس کا دوسرا ایوان ہے جس کے ارکان کا انتخاب براہِ راست نہیں ہوتا۔ یہ ارکان سماج کے مختلف طبقات سے منتخب کیے جاتے ہیں۔ مہاراشٹر ودھان پریشد کے ارکان کی تعداد ۷۸ ہے۔ ان میں فنون، ادب، سائنس اور سماجی خدمات کے شعبوں سے ماہرین کو گورنر نامزد کرتا ہے جبکہ بقیہ نمائندے ودھان سبھا، مقامی حکومتی ادارے، معلم حلقۂ انتخاب، گریجویٹ حلقۂ انتخاب سے منتخب کیے جاتے ہیں۔

ودھان پریشد مکمل طور پر برخاست نہیں ہوتی۔ اس کے ارکان کی متعینہ تعداد ہر دو سال بعد سبکدوش ہوجاتی ہے۔ ان خالی جگہوں کو انتخابات کے بعد دوبارہ پُر کیا جاتا ہے۔ ودھان پریشد کا کام کاج ودھان پریشد کے سبھاپتی (چیئرمین) کے زیرِ انصرام اور رہنمائی میں چلتا ہے۔ سبھاپتی کی غیر موجودگی میں نائب سبھاپتی یہ ذمہ داری نبھاتا ہے۔

مہاراشٹر کی مجلسِ عاملہ : مہاراشٹر کی مجلسِ عاملہ میں گورنر، وزیرِ اعلیٰ اور وزارتی کونسل (کابینہ) کا شمار ہوتا ہے۔

گورنر : جس طرح مرکزی سطح پر صدرِ مملکت برائے نام سربراہ ہوتا ہے اسی طرح ریاستی سطح پر گورنر برائے نام سربراہ ہوتا ہے۔

گورنر کو صدرِ مملکت نامزد کرتے ہیں اور وہ جب تک چاہیں گورنر اپنے عہدے پر قائم رہ سکتا ہے۔ گورنر کو بھی قانون سے متعلق کچھ اہم اختیارات حاصل ہیں۔ مثلاً ودھان سبھا اور ودھان پریشد کے ذریعے منظور کیے گئے مسودے (بل) گورنر کی دستخط کے بعد ہی قانون بن پاتے ہیں۔ گورنر کو قانون ساز مجلس کا اجلاس بلانے کا اختیار ہوتا ہے۔ قانون ساز مجلس کا اجلاس جاری نہ ہو تو کوئی قانون بنانے کی ضرورت پیش آئے تو گورنر اس طرح کا آرڈیننس (حکم) جاری کرسکتا ہے۔

وزیرِ اعلیٰ اور وزارتی کونسل (کابینہ) : ودھان سبھا میں جس پارٹی کو اکثریت حاصل ہوتی ہے اس پارٹی کا رہنما وزیرِ اعلیٰ کے طور پر منتخب ہوتا ہے۔ وزیرِ اعلیٰ اپنے قابلِ اعتبار ساتھیوں کو کابینہ میں شامل کرتا ہے۔ وزیرِ اعظم کی طرح ہی وزیرِ اعلیٰ بااختیار سربراہ ہوتا ہے۔ ریاست کا تمام حکومتی کام کاج گورنر کے نام سے چلتا ہے لیکن عملی طور پر پورا کام کاج وزیرِ اعلیٰ انجام دیتا ہے۔

وزیرِ اعلیٰ کی ذمہ داریاں

کابینہ کی تشکیل : اکثریت حاصل ہوجانے کے بعد وزیرِ اعلیٰ کو سب سے پہلے اپنی وزارتی کونسل (کابینہ) تشکیل دینی ہوتی ہے۔ اس کام کو انجام دینا ایک چیلنج ہوتا ہے کیونکہ کابینہ کی تشکیل میں زیادہ سے زیادہ نمائندگی کے لیے علاقوں، مختلف سماجی طبقات (درج فہرست ذاتوں اور قبائل، دیگر پسماندہ طبقات، خواتین اور اقلیتوں) کو شامل کرنا ہوتا ہے۔ واضح اکثریت نہ ہونے کی صورت میں چند پارٹیاں آپس میں مل کر حکومت تشکیل دیتی ہیں۔ اس صورت میں تمام شریک پارٹیوں کو کابینہ میں جگہ دینے کا مشکل کام بھی وزیرِ اعلیٰ کے ذمے ہوتا ہے۔

محکموں (قلمدانوں) کی تقسیم : کابینہ کی تشکیل کے بعد

وزیرِاعلیٰ کو منتخبہ وزرا میں محکمے تقسیم کرنے ہوتے ہیں۔محکموں کی تقسیم کرتے وقت وزیروں کے سیاسی تجربے، انتظامی مہارت، عوامی رجحان سے ان کی واقفیت، قیادت جیسے امور کا خیال رکھنا ہوتا ہے۔

محکموں کے مابین تال میل : وزیرِاعلیٰ اور اس کی کابینہ مجموعی طور پر ودھان سبھا کو جوابدہ ہوتی ہے۔عمدہ کام کاج کی حتمی ذمہ داری وزیرِاعلیٰ پر ہوتی ہے۔ اگر مختلف محکموں میں آپسی تعاون اور تال میل نہ ہو تو اس کا اثر حکومت کی کارکردگی پر ہوتا ہے۔لہٰذا وزیرِاعلیٰ مختلف محکموں کے درمیان تنازعات حل کر کے تمام محکموں کے ایک ہی سمت میں کام کرنے کو یقینی بناتا ہے۔

ریاست کی قیادت : جس طرح وزیرِاعظم ملک کی قیادت کرتا ہے اسی طرح وزیرِاعلیٰ ریاست کی قیادت کرتا ہے۔ اپنی ریاست کے عوام کے مفاد، ان کے مسائل اور مشکلات کے پیشِ نظر وزیرِاعلیٰ اپنی حکومت کی پالیسیاں تیار کرتا ہے۔ریاست کے عوام وزیرِاعلیٰ کو اپنے مسائل حل کرنے والے شخص کے طور پر دیکھتے ہیں۔ریاست کے مسائل پر توجہ دے کر حکومت کی جانب سے مناسب اقدامات کا تیقن اگر وزیرِاعلیٰ کی جانب سے مل جائے تو عوام کو تسلی ہوجاتی ہے۔

ریاست مہاراشٹر بھارت کی ترقی پذیر ریاست ہے۔تعلیم، صنعتوں، خدماتی شعبوں، طبّی خدمات اور سماجی تحفظ وغیرہ کے معاملات میں یہ ریاست سرفہرست ہے۔دہشت گردانہ کارروائیاں اور نکسل وادی تحریک ہماری ریاست کو درپیش دو بڑے چیلنج ہیں۔

مشق

(۱) صحیح متبادل کا انتخاب کر کے بیانات کو دوبارہ لکھیے۔

۱۔ مہاراشٹر قانون ساز مجلس کا سرمائی اجلاس .... میں منعقد ہوتا ہے۔

(الف) ممبئی (ب) ناگپور
(ج) پونہ (د) اورنگ آباد

۲۔ گورنر کی نامزدگی .... کی جانب سے ہوتی ہے۔

(الف) وزیرِاعلیٰ (ب) وزیرِاعظم
(ج) صدرِ جمہوریہ (د) چیف جسٹس

۳۔ ریاستی قانون ساز مجلس کے اجلاس بلانے کا اختیار .... کو ہوتا ہے۔

(الف) وزیرِاعلیٰ (ب) گورنر
(ج) صدرِ جمہوریہ (د) سبھاپتی

(۲) جدول مکمل کیجیے۔

نمبر شمار	ایوان	مدتِ کار	ارکان کی تعداد	انتخاب کی نوعیت	سربراہ
۱۔	ودھان سبھا				
۲۔	ودھان پریشد				

(۳) نوٹ لکھیے۔

۱۔ گورنر ۲۔ وزیرِاعلیٰ کی ذمہ داریاں

(۴) درج ذیل سوالوں کے مختصر جواب لکھیے۔

۱۔ ودھان سبھا کے صدر کے کاموں کی وضاحت کیجیے۔

۲۔ آئین نے بھارت کے لیے وفاقی طرزِ حکومت کیوں اختیار کیا؟

۳۔ محکموں کو تقسیم کرتے وقت وزیرِاعلیٰ کو کن امور کا خیال رکھنا پڑتا ہے؟

سرگرمی

مہاراشٹر حکومت کی مصدقہ ویب سائٹ پر جا کر مختلف وزرا اور ان کے محکموں کے کام کاج کے بارے میں معلومات حاصل کیجیے۔

A6P3Z6